

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پچاسوال اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ کیم رارچ 2022ء، ہروز منگل بريطان 27 رب جب المربج 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دعا۔ مغفرت۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	04
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	13

ایوان کے عہدیدار

اپیکر-----میر جان محمد خان جمالی
ڈپٹی اپیکر-----سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب طاہر شاہ کاٹر
اپیشل سیکرٹری (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن
سینئر پورٹر-----جناب حمد اللہ کاٹر

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ یکم مارچ 2022ء بروز میگل بھرطابن 27 ربی المجب 1443 ہجری، بوقت سہ پہر 03:40 منٹ پر زیر صدارت جناب میر جان محمد خان جمالی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوٹھے میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١﴾ مَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ
وَذِلِكَ الْفُورُ الْمُبِينُ ﴿٢﴾ وَإِنْ يَمْسِسَكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ طِ
وَإِنْ يَمْسِسَكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣﴾ وَهُوَ الْفَاعِلُ
فُوْقَ عِبَادِهِ طَوَّهُ الْحَكِيمُ الْحَمِيرُ ﴿٤﴾

﴿پارہ نمبر ۷ سورہ الانعام آیات نمبر ۵ تا ۱۸﴾

ترجمہ: تو کہہ میں ڈرتا ہوں اگرنا فرمائی کروں اپنے رب کی ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ جس پر سے مل گیا وہ عذاب اس دن تو اس پر رحم کر دیا اللہ نے یہی ہے بڑی کامیابی۔ اور اگر پہنچا دے تجھ کو اللہ کچھ سختی تو کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں سوا اس کے اور اگر تجھ کو پہنچا دے بھلا کی تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اسی کا ذرہ ہے اپنے بندوں پر اور وہی ہے بڑی حکمت والا سب کی خبر کھنے والا۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب اپیکر: جزاک اللہ۔ جی شناء بلوچ صاحب!

جناب شناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اپیکر! سب سے پہلے تو میں چاہتا ہوں کہ میر محمد علی رند صاحب جو اس ایوان کے کئی مرتبہ ممبر بھی ہوئے ہیں بلوچستان کے، بہت ہی زیادہ اعلیٰ پائے کے seasoned senior سیاسی رہنماء تھے بالخصوص مکران میں اُن کا سیاسی اثر و رسوخ تھا۔ بلوچستان کے لئے اُن کی بہت ساری خدمات ہیں۔ خداوند تبارک تعالیٰ اُن کو جوار رحمت میں جگہ دے اگر ان کیلئے فاتح خوانی کی جائے تو اُس کے بعد صرف دو کلمات اُن کے حوالے سے کہیں گے۔

جناب اپیکر: مولانا صاحب! میر محمد علی رند کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔
(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اپیکر: وفق سوالات میر اخیال ہے منظر بھی نہیں ہیں سوال کرنے والے بھی نہیں ہیں اس سے اچھی اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے۔ میر اتو لگتا ہی نہیں ہے اگر منظر کوئی نہ ہو۔ جواب آئے ہوئے ہیں تو اس کو جوابات۔ سوال کرنے والے دوست بھی موجود نہیں ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس والا بھی نہیں ہے

جناب اپیکر: سیکرٹری اسٹبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاڑ (سیکرٹری اسٹبلی): سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اپیکر: ہاں وہ پی تی ایل دیکھ رہے تھے میرے خیال سے شناء بلوچ صاحب۔ رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اپیکر: رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: جناب مٹھا خان کا کڑ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اپیکر: رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: جناب اختر حسین لاگو صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج اور 3 مارچ کی نشستوں

سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر: رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: محترمہ لیلی ترین صاحبہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب اپیکر: رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: محترمہ زینت شاہو انی صاحبہ نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر: رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب اپیکر: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اپیکر صاحب اس نشست پر آپ کی تشریف آوری ہمارے لیے قبل عزت ہے۔ آپ کا تجربہ اور تمام معاملات کو آپ سمجھتے ہیں۔ سر! اس ایوان نے کوئی تین چار سال قبل بلکہ میں نے دو سال قبل ایک قرارداد پاس کی۔ جس میں نصیر آباد میڈیکل کالج اور خاران میڈیکل کالج کے حوالے سے دو، ہم قرارداد آئے ہم نے پاس کیں۔ اُس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ایک تو یہ ہے کہ ہم آپ کا region کو develop کرنا ہے تو اچھے میڈیکل کالجوں، یونیورسٹیوں اور اداروں سے ہی کر سکتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ان قراردادوں کی منظوری کے بعد جو ہمارا مکملہ پلانگ اینڈ ڈوپیمنٹ، اُس نے ان قراردادوں کو، اس حوالے سے ہمیں کوئی جواب تک بھی نہیں دیا کہ آیا یہ feasible ہیں یا یہ لٹھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کے، تو میں یہ سمجھتا ہوں سر! یہ اس لئے بھی feasible ہیں صرف کیونکہ آپ کالج اور یونیورسٹیاں آبادی کی بنیاد پر نہیں بناتے ہیں؟ آپ بناتے ہیں کہ skilled لوگ تیار کریں اور یہ نہ صرف پاکستان کی سطح پر، یہ وون دنیا جہاں کے ہمارے لوگوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی جو ratio ہے per جو ہمارے ہاں جو patient doctor ratio ہے وہ دنیا میں سب سے زیادہ ہے اس لئے کہ ہمارے پاس skilled doctors نہیں ہیں۔ میں آپ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ کا تعلق خود نصیر آباد region سے ہے۔ میں نے خاران میڈیکل کالج کے حوالے سے جو قرارداد پیش کی تھی، تو آپ کم از کم ایک ruling دے دیں کہ آنے والی PSDP میں، کم از کم آنے والی PSDP میں نصیر آباد میڈیکل کالج اور خاران میڈیکل کالج کے

حوالے سے وہ خصوصی طور پر نئڈ رخصت کریں بیشک اس میں دو یا تین سال کمکل ہونے میں لگیں، لیکن وہ ابھی سے ہونے چاہیتا کہ وہ دو سے تین سال میں یہ ہم لوگوں کے میڈیکل کالجز ہیں complete ہوں۔ سر! اس میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ہمارے ہاں non productive sector PSDPs میں اتنے زیادہ پیسے رکھے وہ اس دفعہ استعمال بھی نہیں ہو رہے ہیں ویسے ہی تو آپ یہ بھی ruling میں دے سکتے ہیں کہ جو non productive sectors میں جو پیسے allocate کئے گئے تھے مختلف مدت میں اس کو ایک چھوٹی کمیٹی بنادیں ہم identify بھی کر سکتے ہیں کہ وہ پیسے نصیر آباد میڈیکل کالج اور خاران میڈیکل کالج کیلئے اُن میں سے رخصت کئے جائیں اور بیشک اسی سال میں بھی اُس پر کام شروع ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: جی بالکل آپ صحیح فرمारہے ہیں۔ جی محمد خان صاحب! PSDP میں تو آئی ہے اب نصیر آباد کا۔

حامی محمد خان لہڑی (وزیر برائے مکمل آپاشی): جناب اسپیکر! جیسے میرے معزز دوست نے کہا کہ میڈیکل کالج ہے، میڈیکل کالج already PSDP ہماری PSDP میں آیا ہوا ہے اور BRC ہے اُسکے tendering process پر ہم جارہے ہیں۔ لاء کالج already tendering process PSDP میں ہے اس پر reflect ہے۔ إنشاء اللہ تعالیٰ اس کے اوپر میرے خیال سے BRC کا tender ہونے والا ہے اور اُس پر یہ ہمارے میڈیکل کالج process میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد اس کا بھی tender ہو جائیگا۔

جناب اسپیکر: جی۔ نصیر آباد کا تو ہو جائیگا خاران پر focus کریں۔ یہ قرارداد بھی لے آئیں میری ایک رائے وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیوں نہ ہم دونوں کی PSDP کے سلسلے میں ایک special session کرالیں؟

جناب شناع اللہ بلوچ: جناب شناع اللہ بلوچ: that would be great sir بلکہ اس پی ایس ٹی پی اور آنے والی پی ایس ڈی پی میں ترجیحات کے تعین کے حوالے سے بھی میں تو یہ کہتا ہوں۔ ہمیشہ ہمارا یہ جو constitution ہمارا جو آرٹیکل ہے۔ آرٹیکل ۔۔۔

جناب اسپیکر: بیٹھیں تشریف رکھیں۔

جناب شناع اللہ بلوچ: rule of procedure میں 115A میں ہے۔ مجھے صحیح طریقے سے یاد ہے۔ اُس میں یہ ہے کہ pre budget سیشن کرتے ہیں۔ ویسے وہ اپریل اور مارچ آنے والاجو مارچ ہے اُس میں تاکہ ہم تعلیم کو ترجیح دیں۔

جناب اسپیکر: آنے والا مارچ کیا مارچ شروع ہو گیا آج؟

جناب شاء اللہ بلوچ: آج مارچ ہے سر۔ تو اسی مارچ میں آپ تکلیف کر کے کوئی بھی دن اُس میں اجلاس میں موجود ہوں گے۔ ہمیں ایک دن کی اور دونوں کی چھٹیاں کرتے ہیں۔ اگر کوئی بھی اجلاس ہے اُس کا regular schedule ہے۔ اور اجلاس پانچ سے چھوٹے دن، سات دن ہو۔ ایک تو یہ continuity ہے۔ دوسری بات یہ لوگ اپنے بنس کے حوالے سے تیاری کر سکتے ہیں۔ باقی چیزیں travel وغیرہ thank you disturb نہیں ہو جاتے ہیں

جناب اسپیکر: سردار صاحب بھوتانی! آپ مجھ سے بھی سینٹر ہیں۔ میرے ذہن میں یہ بات آرہی ہے کہ ہم 25 مارچ کے بعد اور رمضان کے آنے سے پہلے ایک special session pre budget session کر جس میں پی ایس ڈی پی اور فناں discuss ہو۔ نور محمد صاحب بھی پہلے ہیں پہلے home work کر لیں وہ جو آخری دنوں میں بحث کے دنوں میں بھاگ دوڑ شروع ہوتی ہے پہلے home work کیا ہو۔ جی سردار صاحب بھوتانی صاحب۔

میر عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر صاحب! کورم دیکھ لیں شاید پورا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کورم کو point out کریں نہ آپ فائدے کی بات کام نکالنے کی بات کریں۔ ابھی آپ نے کر لیا میں تو اٹھ کے چلا جاؤں گا۔ کیونکہ میں سردار صاحب، ملک سکندر خود اسپیکر رہے ہم تو خود وہ آداب جو پارلیمنٹری آداب ہیں ان کو دیکھتے ہوئے میں تو اٹھ کے باہر نکل جاؤں گا۔ کورم کی گھنٹیاں بجائے جائیں۔

(اس موقع پر کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اجلاس دوبارہ جناب اسپیکر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا)

جناب اسپیکر: کورم پورا ہو گیا جی بسم اللہ کریں۔ سب سے پہلے میں رولنگ دینے لگا ہوں ایک 115A کے تحت میں یہ رولنگ دے دوں۔ یہ آپ لوگوں کے فائدے کی ہے جمہوریت کے فائدے کی ہے ہاؤس کے فائدے کی بات ہے۔ 115A کے تحت میں رولنگ دے رہا ہوں۔ کہ اس ایوان میں 22 مارچ کو جو سیشن ہوگا اُس میں لازمی پی ایس ڈی پی زیر بحث آئے گی اور بحث پورے ہاؤس میں pre budget sessions کو کہہ لیں گے آپ۔ کہ آپ کی پی ایس ڈی پی اور pre budget sessions پہلے ہی آپ اُس پر بات چیت کریں وہ آخری دنوں میں بھاگ دوڑ لگ جاتی ہے پھر سب اسی میں ہوتے ہیں۔ انشاء

اللہ پہلے بھی کوششیں کی تھیں۔ ہاں pre budget ضروری ہے۔ (مداخلت) نہیں نہیں جو نی پی الیس ڈی پی بنائیں گے۔ نہیں نئی پی الیس ڈی پی کی اس کا نہیں۔ جی اصغر اچزنی صاحب۔

جناب اصغر خان اچزنی: جناب اسپیکر! پچھلے سیشن میں آپ نہیں تھے ڈپٹی اسپیکر Chair سنیحال رہے تھے۔ اداک قرارداد میں بارہاں جمع کرتا ہوں۔ لیکن وہ اینڈے کا حصہ ہوتا نہیں ہے اور قرارداد بھی خدا نخواستہ ایسی نہیں ہے کہ جس سے خدا نخواستہ اس ملک میں قانون کی دھیان بکھر یا گنی یا خدا نخواستہ آئیں پرا شر ہو گا اس مقدس ایوان کے تقدس پر بھی کوئی اثر ہو گا۔ ایک تو جناب اسپیکر! مجموعی طور پر جو اس وقت بلوجستان پچھلے پانچ، چھ ہفتوں سے روز رو زکوئی نہ کوئی واقعہ سبیل سے لیکے آپ کے کوئی تک۔ پولیس سے لیکے لیویز تک سب جو ہماری Law enforcement کے خاص کریہ لیویز اور پولیس اور عام لوگ یہ ٹارکٹ پر ہیں۔ ہر دوسرے دن تین سے چار، چار سے پانچ لاٹھیں ہمارے صوبے کے لوگ اٹھا رہے ہیں۔ بدختانہ اس پر کوئی توجہ نہیں ہے نہ ایوان کی طرف سے کوئی بات ہم نے اس پر سنی ہے اور اس سے بڑھ کر پرسوں یہاں پیکا قوانین پر بات، قرارداد پر بات ہونی تھی ہمارے صحافی دوست سارے گیلری میں ہیں یعنی اور تو سب کچھ ہونے جا رہا ہے ایک صحافت کا شعبہ جس نے اس ملک کے مسائل کو جاگر کیا جہاں نشاندہی کرنی تھی خامیوں کی اس پر بھی ban لگانے کی پوری کوشش ہو رہی ہے اسکی زبان بندی آرڈنیس کے ذریعے سے کی جا رہی ہے تو بدختانہ ہمارے لوگوں نے اس دن کورم کی نشاندہی کر کے جو اظہار یقینی overall ملکی کی سطح پر ہم نے صحافیوں کے ساتھ کرنی تھی اور پھر خاص کر اس دن ہمارے بلوجستان کے صحافی بھائی پیکا قوانین آرڈنیس کے خلاف واک آؤٹ کر گئے تھے۔ پھر پارلیمنٹریں جا کے ان کو منا کے واپس لائے تھے۔ پھر ہمارے دوستوں نے نشاندہی کی کورم کی کورم تھوڑا دیا۔ اس کے علاوہ جناب اسپیکر! دو مرتبہ میں table کر چکا ہوں، جمع کر اچکا ہوں اس ملک کا ایک منتخب ممبر نیشنل اسمبلی علی وزیر جو جیل میں ہے پچھلے چودہ پندرہ مہینے سے سپریم کورٹ با قاعدہ اس کو ضمانت دے چکا ہے جناب اسپیکر! اس ضمانت کے باوجود جعلی طریقوں سے سندھ میں مختلف حربوں سے ہر تیس رے چوتھے دن مختلف پیشیوں پر کوئی نہ کوئی جعلی ایف آئی آر بنا کے ڈال کے اس کو prolong کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اگر میں یہ کہوں کہ throughout world اُن کے ساتھ اظہار یقینی کراچی میں پشتون تحفظ مومنٹ کے دھرنے کے ذریعے ہو رہا ہے اور بالخصوص آپ کے پاکستان میں چون سے لیکے ڈوب تک ڈوب سے لیکے پشاور تک پشاور سے لیکے طور ختم تک کراچی تک thruoghout country ایک منتخب ایم این اے کے لئے تمام پشتونوں اور مظلوم اقوام نے آواز اٹھائی یعنی ہمارا حال یہ ہے کہ ایک منتخب ایم این اے کے لئے ہم قرارداد جمع نہیں کر سکتے پتہ

نہیں ہے اس کے لئے کہاں سے پوچھنا پڑیگا۔ اور ساتھ ہی یہاں ہمارے پانچ سے چھ بلکہ ابھی تو روز روز، پرسوں بار کھان سے ہمارے بلوچ student اٹھائے گئے ہیں اس میں ویزرنزی ڈاکٹر ہے اس کو اٹھایا گیا ہے آپ کے ساتھ ہی سریاب روڈ بلوچستان یونیورسٹی سے فصح بلوچ اور سہیل بلوچ کو اٹھایا گیا یعنی اس کا ذکر ہے اس قرارداد میں۔ آپ کے خضدار سے حفظ بلوچ کو اٹھایا گیا ہے تو جب اس مقدس ایوان میں مجھے کوئی یہ بتا دیں کہ ہم ایک missing persons کے لئے آوازنہیں اٹھاسکتے۔ اس مقدس ایوان میں ہم ایک منتخب ایم این اے کے لئے آوازنہیں اٹھاسکتے تو آپ ہمیں بتا دیں جناب اسپیکر! پھر ہم کس فورم پر بات کریں گے کس جگہ پر کریں گے اور ایک ایسا شخص یہاں کہا یہ جا رہا ہے کہ ہم ڈشٹرکٹر دوں کے دشمن ہیں یہاں دلیل ہمارے سامنے یہ پیش کی جا رہی ہے کہ اس ملک کو اس خطے کو ڈشٹرکٹر دوں نے تباہ و بر باد کر دیا ہے لیکن یہاں ہمارے وہ لوگ جو دہشت گردوں کے ہاتھوں متاثر ہیں۔ وہ ڈشٹرکٹر دی کے خلاف سینہ تھان کے کھڑے ہو کے بات کرتے ہیں یہ ریاست کا پھر ان کے ساتھ یہ رو یہ ہے۔ میں آپ کو جناب اسپیکر! بتا دوں کہ ایک علی وزیر کے خاندان نے دہشت گردی کے خلاف کم و بیش 18 جنازے اٹھائے ہیں۔ اور آج بھی ہر فورم پر پر امن طریقے سے سیاسی طریقے سے آئینی اور قانونی طریقے سے وہ ڈشٹرکٹر دی کے خلاف بات کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے باوجود آپ کے یہاں وہ لوگ جو publicly ڈشٹرکٹر دی کے خلاف بات کرتے ہیں وہ ریاست کے ہاتھوں متاثر ہو رہے ہیں۔ وہ حکومتوں کے ہاتھوں متاثر ہو رہے ہیں جبکہ ریاست اور حکومت کا بیانیہ قوم کو یہ ہے کہ ہم ڈشٹرکٹر دی کے خلاف لڑ رہے ہیں اور ہم نے ڈشٹرکٹر دی کے خلاف لڑتے ہوئے اربوں کھربوں میں نقصانات اٹھائے ہیں ہم نے سپاہی سے لیکر جزل تک کی قربانیاں دی ہیں تو پھر آپ کو اسکی پشت پر ہونا چاہیے ان لوگوں کے جو ڈشٹرکٹر دی کے خلاف publicly کھل کر اواز اٹھاتے ہیں لیکن ہمارے ہاں یہ رو یہ کہ آپ ڈشٹرکٹر دی کے خلاف بات بھی کر رہے ہیں اور آپ متاثر بھی اس لیوں کے ہیں کہ ایک منتخب ایم این اے 14 مہینے سے بغیر کسی اس کے سپریم کورٹ کے صناعت آرڈر کے باوجود وہ ریلیز نہیں ہو رہا ہے۔ ہم آوازنہیں اٹھاسکتے کہ ہماری بلوچستان یونیورسٹی کے سہیل اور فصح بلوچ کس جرم میں پابند سلاسل ہیں اور لاپتہ ہیں مسٹنگ پرنسز میں سے پیش کریں عدالتوں میں ہمیں پتہ تک نہیں ہے کہ بار کھان سے جو اٹھائے گئے خضدار سے جو اٹھائے گئے یہ ہمارے اس بیلٹ سے جو لوگ اٹھائے ہو جائیں یہ ہیں یہ کسی گناہ میں اٹھائے ہو جائیں ہیں کیا اس ملک میں قانون نہیں ہے، اس ملک میں آئین نہیں ہے، اس ملک میں عدالت نہیں ہے، اور اگر آپ عدالتوں کے سامنے کیسرا اور چیزیں نہیں لائیں گے اور اسمبلی میں آپ اس کے لئے قرارداد جمع کرنے کی اجازت نہیں دینے گے تو پھر جناب اسپیکر! ہمیں یہ بتا بایا جائے پھر کس فورم پر بات کریں میں اپنے مسٹنگ

بھائی کے لئے کس فورم پر بات کروں میں ایک منتخب ایم این اے کے لئے کس فورم پر بات کروں اور میں یہاں آپ کے مشرقی بائی پاس کی وہ دو یڈ یو اے ایل ہوئی ہے ایک بندہ آکے ہوٹل میں سر عالم آپ کے تین پولیس بندوں کو شہید کر دیتے ہیں۔ قصہ سر دخانے میں چلا جاتا ہے آپ کے پرسوں اسے میں آغا حبیب شاہ کو مار کے پتہ ہی نہیں چلا آپ کے ہاں ہر روز یہ واقعات ہوتے ہیں۔ کوئی منگ کے لئے رورہا ہے، کوئی لاش اٹھا کے رورہا ہے کسی کو پابند سلاسل کر کے رورہ ہے ہیں اور پچھلے پندرہ دن سے پشتو تحفظ مومنٹ کا دھرنا چل رہا ہے کراچی میں کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ تو میں آپ سے جناب اسپیکر! پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان پر وہ کونی پابندی کہاں سے لگائی گئی ہے مجھے اس دن ڈپٹی اسپیکر صاحب نے کہا تھا کہ آپ قرارداد جمع کریں۔ قرارداد میں جمع کراچکا ہوں اور یہ اس قرارداد کی کاپی ہے جو میرے پاس ہے ابھی مجھے یہ بتا دیا جائے کہ یہ قرارداد اسے میں کے ایجنسٹ کے حصہ کیوں نہیں ہوتی؟ آخر یہ خدا نخواست کوئی غیر قانونی بات ہے جو ہم کر رہے ہیں ایک ناجائز آواز ہم کسی کے لئے اٹھا رہے ہیں تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ یہ فورم پھر کس چیز کے لئے ہے صرف اس ایجنسٹ کے لئے کہ کبھی ہم لوکل گورنمنٹ آرڈننس کو آگے اس ایجنسٹ کو لیجا کے منظوری دیدیے یعنی یہ اس ایوان کا مقصد صرف اور صرف گورنمنٹ کے ایجنسٹوں کی منظوری دے کے بس بات ہی اور مزید کچھ نہیں کرنی ہے چمن میں واقعات ہوئے ہیں پچھلے دنوں بار ڈر پر واقعات ہوئے ہیں یعنی اس پر آپ بات نہیں کر سکتے منگ پر سنز پر بات نہیں کر سکتے ایک منتخب ایم این اے کے لئے آوازنہیں اٹھاسکتے ایک missing student کے لئے آوازنہیں اٹھاسکتے۔ تو پھر ہمیں بتایا چاہیے کہ اس ایوان کا پھر مقصد کیا ہے؟ پیکا آرڈننس جیسا خالم قانون، جس پر پورے ملک کی صفائی برادری احتجاج پر ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ آپ ادھربات نہیں کر سکتے۔ جب بات کرنے کی نوبت آ جاتی ہے پھر کو مرٹونے کی نشاندہی ہوتی ہے تو یہ کون ساطریقہ ہے جناب اسپیکر؟

جناب اسپیکر: جی اصراراً چکزی صاحب۔

جناب اصغر خان اچکزی: جناب اسپیکر! میں wind up کرنے جا رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

جناب اصغر خان اچکزی: اور بلوچستان اسے میں کی ایک تاریخ ہے جناب اسپیکر! یہاں سندھ میں اگر کسی نے ظلم محسوس کیا ہے تو اس اسے میں نے آواز اٹھا کے اس ظلم کے خلاف بات کی ہے۔ پشتو نخوا میں کوئی ناجائز اور ظلم ہوا ہے تو اس اسے میں نے آواز اٹھ کے اس کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے صفا اول کا کردار ادا کیا گیا ہے اسی طرح ابھی ایک اور چیز ہے کہ 29-4 2014ء سے یہ اٹھایا گیا ہے جو ابھی تک لاپتہ خیر محمد ولد حبیب اللہ قوم کا کثر

کسی کو کوئی پتہ نہیں ہے تو جناب اپیکر! یہ طریقہ کارکب تک چلتا رہیا اور اگر کوئی چوک پر احتجاج کر لے گا تو اگلے دن اس کے خلاف ایف آئی آر درج آپ نے بغاوت کی ہے آپ نے خداخواستہ ملک کے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ یعنی میں چوک پر کھڑے ہو کے جب اپنے بھائی کے لئے بات کرتا ہوں اس کے ریلیز کے لئے بات کرتا ہوں تو میرے خلاف ایف آئی آر، میں اسمبلی آئی آر، میں اسمبلی آئی آر ہوں جو اپنے آپ کو ایک منتخب نمائندہ سمجھتا ہوں بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو میری قرارداد یا اس مسئلے پر بات کرنے کا مجھے حق نہیں ملتا ہے تو آپ پھر مجھ بتا دیں کہ جناب اپیکر! پھر کونسا فورم استعمال کیا جائے۔ وہ لوگ کریں کیا؟ آپ کی یہ احساس محدود میاں آپ کی ظلم وزیادتیوں کی یہ داستانیں ہمیں کس نجح پر لیجا چکی ہیں اور اس طرح کے رویوں سے پتہ نہیں ہم مزید اس کو اور کس طرف لیجا سکیں گے۔ آپ کے پورے ملک میں خصوصاً آپ کی چھوٹی قومیوں کے ساتھ خصوصاً آپ کے چھوٹے صوبوں کے ساتھ جو رویدہ رکھا جا رہا ہے ہمیں ادھر کہا گیا ریکوڈ ک پر پوری قوم کو دھوکہ دیا گیا یعنی قرض کسی اور نہ اٹھایا ہے استعمال میں کسی اور نے لایا ہے اور ہمارے بلوچستان کے وسائل نجح کے ریکوڈ کو نجح کے آپ کے اختیارات کو آپ ساحل گوادر۔۔۔۔۔

جناب اپیکر: اصغر صاحب! آپ نے بہت سے ایشوز کو ایک پوائنٹ آرڈر پر اٹھالیا ہے۔

جناب اصغر خان اچکزی: آپ قرارداد جمع نہیں کر رہے ہیں۔ آپ میری قرارداد پر بات کرنے نہیں دے رہے ہیں۔

جناب اپیکر: آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب اصغر خان اچکزی: اُس دن جو آپ کے آخر میں قتل ہوئے تھے کراچی میں محسن بیگ کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ غریدہ فاروقی یا عاصمہ شیرازی۔ یا حامد میر۔ آپ کے ان ساتھیوں کے لیے آواز اٹھاتے ہوئے جب قرارداد پر بحث ہوئی تھی، پیکا آرڈننس کے خلاف۔ صحافی چلے گئے معزز پارلیمنٹریں ان کو منا کر لائے تھے تو یہاں سے کورم کی نشاندہی کر کے پیکا پر بات نہیں کرنے دی جا رہی ہے۔ تو جناب اپیکر! پھر آپ ہمیں بتا دیں فورم کو نہیں ہے جگہ کوئی ہے کہ جہاں ہم بات کر لیں۔ تو جناب اپیکر! میں اس ظالمانہ، ناجائز رویے پر خاص کر میرا گلہ آپ کی Chair سے ہے کہ یہ Chair اس قرارداد کو table کرنے اور اچنڈے کا حصہ بنانے کی اجازت کیوں نہیں دیتے ہیں تو میں اس لیے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب اپیکر: ایک منٹ! مجھے اگر بات کرنے دیں۔ کیونکہ تین چار issues انہوں نے اٹھائے ہیں اس میں جو علی و زیریکا معاملہ ہے نیشنل اسمبلی کے ممبر ہے۔ فورم ہے نیشنل اسمبلی ہمارے سے زیادہ session

اس میں ہوتے ہیں۔ اُس کو ایک جگہ رکھیں۔ پیکا کہتے ہیں کیا ہے۔ ذاتی طور پر پیکا کو میرا ذہن بھی نہیں مانتا۔ ٹھیک ہے نا آپ کو ایک چیز بتا دوں۔ پیکا ایک ایسی چیز ہے میں خود انفارمیشن منسٹر رہا ہوں۔ تو ان دونوں آپ کی اطلاع کے لیے اوپر سے پیغام آتا تھا کہ جی اس اخبار کے اشتہارات آپ بند کر دیں۔ تو میں as a information Minister کہتا تھا نہیں اشتہار ہم بلوچستان والے بند نہیں کریں گے۔ یہ آپ کو بتا رہوں آج تو۔۔۔

حاجی محمد خان طوراً متاخیل (پارلیمانی سیکرٹری): جناب اسپیکر! نہیں اصغر خان اچکزئی صاحب نے speech کی ہے۔ اس سے ہم لوگ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ بھائی آپ لوگ گورنمنٹ بھی ہیں گورنمنٹ میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں یہاں آ کر اسمبلی فلور پر آپ گورنمنٹ کے خلاف باتیں بھی کرتے رہتے ہیں اس کو تو کم سے کم اپنے آپ کو تو declare کریں کہ یہ آپ گورنمنٹ کے ساتھ ہیں یا opposition میں ہیں۔

جناب اسپیکر: چلیں آپ کا بھی نقطہ ہے۔

محترمہ شکلیہ نوید ہوار: جناب اسپیکر!

جناب نصراللہ خان زیریے: point of order جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: نصراللہ! پہلے خاتون کو دیتے ہیں۔ جی بی بی۔

محترمہ شکلیہ نوید ہوار: thank you so much جناب اسپیکر صاحب! میں تھوڑا اسے relates سے بات کروں گی۔ جیسے کہ اصغر خان صاحب نے کچھ باتیں کیں۔ اسی طرح ہمارے مستونگ، کردگاپ، سانحہ، پتگی جو گورنیٹ ہمارا علاقہ ہے وہاں درندہ صفت لوگوں نے دو معصوم بچوں کی جانیں لیں، گلہ گھونٹ کر ان کو مار دیا اور ان کے بھیڑ، بکریاں لے کر چلے گئے۔ یہ تقریباً 8 اور 10 سال کے بہن، بھائی تھے۔ ان سے، جتنے بھی ان کے بھیڑ، بکری تھے وہ لے کر چلے گئے۔ اس سلسلے میں تین، سنا ہے کہ ملزم ان پکڑے گئے ہیں دو کوچھی سے اور ایک واشک سے۔ لیکن اس پر کارروائی بھی تک کوئی نہیں، یہ ہمارے سامنے اسمبلی کے سامنے آنا چاہیے۔ کہ اگر ہم اس طرح کے ظالم اور درندہ صفت لوگوں کو سزا نہیں دیں گے تو کل کے دن کسی اور کا بھی بچہ محفوظ نہیں ہوگا۔ لہذا جناب! آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ یہ جو گورنیٹ، کردگاپ کا واقعہ ہے اس پر پولیس نے کیا کارروائی کی ہے؟

اور کیا ان ملزم کو سزا ہو رہی ہے یا وہ bail کی طرف جا رہے ہیں؟ اس پر اگر آپ ruling دیں اور اس کی باقاعدہ روپورثہ میں پیش کریں۔ کیونکہ چند بھیڑ، بکریوں کے لیے ان معصوم بچوں کی جانیں لی گئی ہیں اور ان کے گھروالے سر اپا احتجاج بھی ہیں۔ اور وہ نہایت غریب ہیں ان کی آواز سننے والا بھی شاید کوئی نہیں ہوگا۔

-لیکن اس اسمبلی کے توسط سے آپ kindly اس کی رپورٹ منگوا لیں اور جولنٹ مان ہیں اُن کو چھائی تک کی سزا دے دینی چاہیے کہ چند بھیڑ، بکریوں کے لیے دعویٰ معمول بچوں کی جانیں لی ہیں you thank (اس موقع پر جناب ڈپٹی اسپیکر نے اجلاس کی صدارت سنہjal لی) جناب ڈپٹی اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میدم۔ میرے خیال سے سرکاری کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2022) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2022) پیش کریں۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! ہم بارہاں اس House میں جناب سے گزارش بھی کرچے ہیں کہ اسمبلی میں اس کو table کیا جائے۔ تاکہ اراکین ان قوانین کو پڑھ لیں۔ پھر وہ اپنی رائے دے سکیں۔ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو Exempt کیا جاتا ہے اور فوری طور پر منظور۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب آپ تشریف رکھیں ایک بارہنٹر صاحب کو پیش کرنے دیں۔ سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر لوکل گورنمنٹ): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں محمد صالح بھوتانی وزیر برائے مکملہ بلدیاتی حکومت بلوچستان۔ گزارش کرتا ہوں کہ میں نے مورخہ 24 فروری 2022 کو بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2022) کو اسمبلی میں زیر گورنانے کی بابت نوٹس اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرایا تھا۔ بوجہ کچھ قانونی سقتم میں مذکورہ مسودہ قانون واپس لینے کی استدعا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی، بارہنٹر لوکل گورنمنٹ کی request پر جو ہیں اس بل کو withdraw کیا جاتا ہے۔ بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ جنگلات و جنگلی حیات بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022) پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات و سوچل ویفیر): میں بشری رند، وزیر برائے محکمہ جنگلات و جنگلی کی جانب سے بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022) کو پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ جنگلات و جنگلی حیات بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و سوچل ویفیر: میں بشری رند، وزیر برائے محکمہ جنگلات و جنگلی کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022) کو قواعد انضباط کارکا بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تھاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022) کو قواعد انضباط کارکا بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تھاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ جو اس کے حق میں نہیں ہیں وہ بیٹھ جائیں میڈم شکلیہ! آپ اس کے حق میں کھڑے ہیں۔ اور جو نیالفت میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک کو ایوان کی اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ لہذا اسکو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ order in the house۔

بلوچستان چیئرمیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ سوچل ویفیر بلوچستان چیئرمیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022) پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان وزیرے: جناب اسپیکر صاحب! اس کو بھی اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔
پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و سوچل ویفیسر: نہیں نہیں یہ کمیٹی کی حوالے نہیں ہیں 2019 سے
approved تھا اس میں صرف ایک غلطی کی وجہ سے واپس آئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میڈم! آپ تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و سوچل ویفیسر: میں بشری رند پارلیمانی سیکرٹری سوچل ویفیسر ڈپارٹمنٹ چیئرمین
رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ
(2022) پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان چیئرمین رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ
2022 (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ سوچل ویفیسر ڈپارٹمنٹ چیئرمین رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا
(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و سوچل ویفیسر: میں بشری رند پارلیمانی سیکرٹری سوچل ویفیسر کی جانب سے
تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان چیئرمین رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ
2022 (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022) کو قاعدہ انصباط کا رہ بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء
کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تھاموں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان چیئرمین رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی)
مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022) قاعدہ انصباط کا رہ بلوچستان صوبائی اسمبلی
 مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تھاموں سے Exempt قرار دیا جائے۔

آپ لوگ! ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و سوچل ویفیسر: جی ہاں جی ہاں۔

جناب نصراللہ خان وزیرے: جناب اسپیکر! اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و سوچل ویفیسر: نہیں نہیں کمیٹی کے حوالے نہیں بالکل نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سکرٹری اطلاعات و سوچل ویلفیر: جناب اسپیکر صاحب! اگر میں اس میں تھوڑی سی آپ کو یہ already پرانا بل ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جو مخالفت میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک وایوان کی اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ لہذا اسے متعلقہ قائمہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سکرٹری اطلاعات و سوچل ویلفیر: 2019 کا بل ہے پرانا ہے یہ ہونیں سکتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میدم! پرانا ہے نیا ہے آپ لوگوں کی حمایت کم ہے۔ تو ہم لوگ کیا کر سکتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! point of order پر اگر آپ مجھے موقع دیدیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک منٹ۔ مورخ 22 فروری 2022 کی اسمبلی نشست میں معزز اراکین اسمبلی کی استدعا پر بلوچستان Balochistan Institute of Nephro-Urology سے برطرف کیے گئے۔

ملاز میں کی بھالی کی بابت چیئرمین کی جانب سے دی گئی رولنگ کی روشنی میں Chief Executive Officer BINUQ کی جانب سے پہنچ گئی رپورٹ اور ان میں برطرف شدہ ملاز میں کو تجویز کردہ شرائط کے مطابق دوبارہ contract دینے کی رولنگ دی جاتی ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے معزز اراکین نے ڈیک بجائے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 3 مارچ 2022 وقت 3 بجے سے پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 4 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)